تجاویز بابت:

علاج ومعالجہ میں کمیشن اور مقررہ تاریخ ختم ہونے کے بعد دواؤں کی فروختگی

۱- ڈاکٹر دوا کی تجویز اور لیبارٹری کے انتخاب میں مریض کی مصلحت کو پیش نظر رکھے، صرف اپنے ذاتی مفاد کی خاطر کسی مخصوص کمپنی یا میڈیکل اسٹور سے دوا لینے یا معین لیبارٹری یا جانچ سنٹر سے ٹسٹ کرانے کا پابند بنانا جائز نہیں ہے۔

۲- دوا یا ٹسٹ پر مطالبہ یا شرط کے ساتھ ڈاکٹر کا کمیشن لینا جائز نہیں ہے، اور شرط یا مطالبہ کے بغیر بھی لے تب بھی جائز نہیں ہے، اگر لے لیا ہے تو صدقہ کردے۔

۳- کسی معتبر ادارے کے ٹسٹ وغیرہ کی رپورٹ محض اس وجہ سے مسترد کردینا کہ وہ ادارہ اس ڈاکٹر کا متعین کردہ نہیں ہے، ظلم اور ناجائز ہے، ڈاکٹر کے لئے ایسا کرنا غیر انسانی وغیر اخلاقی عمل ہے۔

اسی طرح مریض سے بلاضرورت ٹیسٹ کرانا، یا اس کے لئے بلاضرورت دوائیں لکھنا بھی ظلم اور ناجائز ہے۔

۴- اس وقت میڈیکل ٹورزم ایک طبی ضرورت بن چکا ہے، اور صحیح علاج اور مناسب اسپتال تک رسائی کے لئے بسا اوقات میڈیٹر اور مترجم کی ضرورت پڑتی ہے، لہذا میڈیٹر کے لئے مریض کے فائدے کو پیش نظر رکھ کر ماہر ڈاکٹر اور معتبر ہاسپٹل کی رہنمائی اور محنت کرنے پر معروف ومروج محنتانہ لینا جائز ہے، لیکن کسی بھی صورت میں مریض کا استحصال اور اس کے ساتھ دھوکہ حرام ہے۔

۵- دواؤں کے استعمال کے لئے مقررہ تاریخ (Expiry Date) کے بعد اسی دوا کو فروخت کرنا شرعاً ناجائز ہے۔

۶- مقررہ تاریخ کے بعد اگرچہ مضرت کے اعتبار سے دوا اور غذا میں فرق ہے، تب بھی دونوں سے احتیاط کرنا چاہئے، اور اشیاء خوردونوش کے تعلق سے ہر ملک کے قانون کی رعایت کرنی چاہئے۔

۷- ایکسپائرڈ دوا یا غذا سے کوئی نقصان ہو تو فروخت کنندہ اس کا ضامن ہوگا۔

ضروری ہدایات:

(الف) ملک بھر سے آنے والے علماء وارباب افتاء کا یہ وقیع اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ علاج انسان کی بنیادی ضرورت ہے اور خدمت ہے، اس کو تجارت بنانے سے روکا جائے، علاج کو سستا کرنے کی کوشش کی جائے، اس جہت سے عوام پر جو ظلم ہو رہا ہے اس کا سد باب کیا جائے، اس سلسلہ میں جو ملکی قوانین موجود ہیں، ان کو سختی سے نافذ کیا جائے اور حسب ضرورت عوام کے مفاد میں نئے قوانین لائے جائیں۔

(ب) یہ اجلاس ڈاکٹروں سے بھی مطالبہ کرتا ہے کہ اللہ نے آپ کو ایک معزز پیشہ سے متعلق کیا ہے جو انسانی خدمت کے لحاظ سے بہت اہم ہے، اس لئے آپ مریضوں کے ساتھ ہمدردانہ اور خیر خواہانہ رویہ اختیار کریں، انہیں بے جا طریقے پر زیر بار نہ

کیا جائے اور اس بات کا خیال رکھیں کہ شرعی حدود کے دائرہ میں رہتے ہوئے جو کمائی ہو، چاہے وہ کم ہو لیکن اس میں اللہ کی طرف سے برکت ہوتی ہے اور اس میں آخرت کی بھی بھلائی ہے۔

(ج) ہاسپٹل علاج کا مرکز ہے، جو مریضوں کے لئے ایک جگہ ساری طبی ضرورتیں فراہم کرنے کی ذمہ داری ادا کرتا ہے، یہ ایک جائز ذریعہ معاش ہے اور شریعت میں ایسے کاموں کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے، اس لئے اسپتال مالکان کو چاہئے کہ اپنے پیشے کے انسانی پہلوؤں کو سامنے رکھیں، مریضوں کا استحصال جیسے غیر ضروری جانچ، متعین میڈیکل اسٹور سے دواؤں کی فراہمی، بیڈ کے حصول کے لئے زائد رقم وغیرہ کے مطالبہ سے بچیں، اور ایسی باتوں سے بچیں جو شرعاً جائز نہیں ہیں اور ظلم کے دائرہ میں آتی ہیں۔

(د) اسلامک فقہ اکیڈمی کا یہ سمینار امت مسلمہ سے اپیل کرتا ہے کہ بڑی تعداد میں ایسے اسپتال قائم کرنے کی کوشش کریں جن میں اسلامی اصول کی رعایت کرتے ہوئے مریضوں کا علاج کیا جائے۔ انہیں انسانیت کی بنیاد پر علاج ومعالجہ سے متعلق ہر ممکن سہولت فراہم کی جائے، اور اسے خدمت کے جذبہ سے کریں، خالص تجارت نہ بنائیں۔

☆☆☆

کمیٹی کے شرکاء

1-مفتی رحمت اللہ ندوی (کنوینر)

2-مولانا محبوب فروغ احمد قاسمی

3-مفتی محمد اشرف قاسمی

4-مفتی راشد حسین ندوی

5-مفتی محمد الیاس قاسمی

6-مولانا محمد حذیفہ داحودی

7-مفتی محمد مصطفیٰ عبدالقدوس ندوی

8-مفتی عبدالرشید قاسمی

9-مفتی عبدالقیوم قاسمی پالنپوری

10-مفتی نذیر احمد کشمیری

11-مفتی امتیاز احمد قاسمی

12-ڈاکٹر محمد جاوید (ممبئی)

13-مفتی عمر عابدین قاسمی مدنی

تجاویز بابت:

تعلیمی ودعوتی کاموں کے لئے انٹرنیٹ سے استفادہ

آج مورخہ ۱۱/نومبر ۲۰۲۴ء کو تجویز کمیٹی نے تعلیمی و دعوتی کاموں کے لئے انٹرنیٹ سے استفادہ کے موضوع پر غور کرتے ہوئے درج ذیل تجاویز پر اتفاق کیا:

۱- جائز وصالح مقاصد کے لئے ڈیجیٹل تصاویر کے استعمال کی گنجائش ہے۔

۲- تعلیم جیسی بنیادی ضرورت کے لئے تعلیمی اداروں میں بچوں کو اسکرین پر ریکارڈ شدہ مواد ویڈیو کی شکل میں پیش کیا جاسکتا ہے، بشرطیکہ ویڈیو مخرب اخلاق نہ ہو۔

۳- دینی، دعوتی اور تعلیمی مقاصد کے لئے انٹرنیٹ سے استفادہ کی اجازت ہے، نیز امت مسلمہ کو باطل افکار ونظریات سے بچانے کی خاطر انٹرنیٹ پر ویڈیو کی شکل میں مستند ومفید معلومات نشر کرنا وقت کی ضرورت ہے، اور شرعاً جائز ہے۔

۴- انٹرنیٹ کے ذریعہ کسی مفید وصالح پروگرام کو افادہ عام کی خاطر ویڈیو کی شکل میں محفوظ کرنا جائز ہوگا۔

۵- انتظامی، تجارتی اور دینی مفید میٹنگیں زوم اور گوگل میٹ وغیرہ پر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، نیز اس کی پوری کارروائی کو محفوظ وریکارڈ کرنا جائز ہوگا۔

۶- انٹرنیٹ سے استفادہ کے دوران دینی اور تہذیبی اعتبار سے جو اشتہارات غیر شرعی اور غیر اخلاقی ہیں ان کو روکنے کی جو بھی تدبیر ہوسکتی ہے، اختیار کی جائے؛ خواہ اس کے لئے کوئی فیس ہی کیوں نہ ادا کرنی پڑے۔

۷- کسی جائز پروگرام میں دور تک موجود سامعین کی یکسوئی کے ساتھ استفادہ کی خاطر ٹی وی اسکرین لگانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے؛ خواہ سامعین مرد ہوں یا عورتیں۔

۸- تصویر والی شئ کے استعمال میں تصویر مقصود نہ ہو بلکہ خود وہ شئ مقصود ہو، نیز تصویر والی اشیاء تصویر کے لئے نہیں بلکہ ضرورت کی چیز ہونے کی وجہ سے خریدی جائیں تو اس کی اجازت ہوگی۔

۹- اشتہارات، بینر، ہورڈنگ وغیرہ پر تشہیر کے لئے جاندار کی تصاویر کی اشاعت جائز نہیں ہے۔ یہ حکم عمومی ہے، خاص کر دینی اداروں اور تنظیموں کو اس سے مکمل اجتناب کرنا ضروری ہے۔

☆☆☆

شرکاء کمیٹی:

۱- مفتی محمد شاہ جہاں ندوی (کنوینر)
۲- مفتی محمد ابرار خان ندوی
۳- مولانا عزیر اختر قاسمی
۴- قاضی محمد حسن ندوی
۵- مولانا عقیل الرحمٰن قاسمی
۶- مولانا عظمت اللہ قاسمی کشمیری
۷- مفتی مطیع الرحمٰن قاسمی
۸- مفتی نثار احمد گودھروی
۹- مفتی جنید احمد قاسمی ساگر
۱۰- مولانا صفدر زبیر ندوی

☆☆☆

تجاویز بابت:

موجودہ دور میں فسق سے مراد اور اس پر مرتب ہونے والے احکام

فسق ایک خالص شرعی اصطلاح ہے، اور متعین طور پر کسی کو اس کا مصداق قرار دینے میں نہایت احتیاط کی ضرورت ہے، اس کے ثبوت کے لئے شرعی دلائل کی ضرورت ہوگی، محض ظن وگمان کی بنیاد پر کسی کو فاسق قرار دینا درست نہیں ہے۔

۱- فسق کا اطلاق گناہ کبیرہ کے ارتکاب یا گناہ صغیرہ کے اصرار پر ہوتا ہے۔

۲- فاسق کی گواہی پر اگر قاضی کو اطمینان ہو تو رؤیت ہلال یا دیگر معاملات میں اس کی گواہی پر فیصلے کر سکتا ہے۔

۳- مذہبی اداروں اور تنظیموں کا ذمہ داران ہی لوگوں کو بنانا چاہئے جو دیندار اور پابند شرع ہوں؛ البتہ اگر کسی مصلحت کی وجہ سے کسی غیر دیندار (فاسق) شخص کو بنا دیا جائے یا بزور طاقت از خود بن جائے تو جائز باتوں میں اس کی اطاعت کی جائے۔

۴- اہل سنت والجماعت کے عقائد کے خلاف کوئی عقیدہ رکھنا فسق فی العقیدہ ہے، اگر ایسے شخص کا عقیدہ کفر تک نہ پہنچا ہو بلکہ فسق تک محدود ہو اور اپنے موافقین کے لئے جھوٹ بولنے کو جائز نہ سمجھتا ہو تو اس کی گواہی قبول کی جاسکتی ہے۔

۵- فاسق اپنے فسق سے توبہ کرے اور قاضی کو اس پر اطمینان ہو جائے تو اس کی گواہی پر فیصلہ کر سکتا ہے۔

۶- آپ ﷺ نے داڑھی رکھنے کی بڑی تاکید فرمائی ہے، اس لئے کم از کم ایک مشت داڑھی رکھنا واجب ہے، اس کے باوجود اگر کچھ اہل علم اپنی تاویل وتحقیق کی بنیاد پر داڑھی کی کسی مقدار کو ضروری نہیں سمجھتے تو ان کو فاسق کہنے سے گریز کیا جائے۔

☆☆☆

شرکاءکمیٹی

۱- مولانا خورشید انور اعظمی (کنو ینر)

۲- مفتی محمد عثمان بستوی

۳- مفتی محمد جنید عالم قاسمی ندوی

۴- مولانا ولی اللہ مجید قاسمی

۵- مولانا اشتیاق احمد اعظمی

۶- مفتی اقبال احمد قاسمی کانپور

۷- مولانا خورشید احمد اعظمی

۸- مفتی محمد سلطان قاسمی کشمیری

۹- مفتی محمد تنظیم عالم قاسمی

۱۰- مفتی محمد مقصود فرقانی رامپور

۱۱- ڈاکٹر حافظ کلیم اللہ عمری

۱۲- مولانا عبد الخالق ندوی رامپور

☆☆☆

تجاویز بابت:

مصنوعی ذہانت (AI) سے استفادہ کا مسئلہ

مصنوعی ذہانت جدید ایجادات میں سے ہے اور ابھی ارتقائی مراحل میں ہے، یہ کمپیوٹر سائنس کی ایک شاخ ہے، جس کے ذریعہ نہایت تیز رفتاری کے ساتھ ایسی معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں، جن کے لئے انسان کو کافی سوچنا اور تحقیق کرنا ہوتا ہے، جدید ایجادات کے سلسلہ میں اسلام کا بنیادی تصور یہ ہے کہ جو چیز شریعت کے خلاف نہ ہو اور انسان کے لئے مضرت رساں بھی نہ ہو، اس سے فائدہ اٹھانا جائز ہے، اور جو چیز شریعت کے خلاف ہو یا انسان کے لئے نقصان دہ ہو اس کا استعمال جائز نہیں، اسی اصول کو سامنے رکھتے ہوئے درج ذیل تجاویز منظور کی جاتی ہیں:

۱- مصنوعی ذہانت کا استعمال فی نفسہ مباح ہے، اگر اسے جائز امور میں استعمال کیا جائے تو کوئی حرج نہیں؛ البتہ شرعی اور قانونی حدود وقیود کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

۲- مصنوعی ذہانت سے استفادہ کرنے میں درج ذیل شرطوں کا خیال رکھا جائے:

(الف) کسی غلط، فحش اور لایعنی چیز کی اشاعت کے لئے اس کا استعمال نہ ہو۔

(ب) تلبیس وتزویر سے مکمل اجتناب ہو، اور انصاف وسماجی وماحولیاتی فوائد اور انسانی بہبود وترقی میں معاون ہو۔

(ج) ملحدانہ مواد داخل (Feed) نہ کیا جائے۔

(د) قتل وقتال اور فساد کا باعث نہ ہو۔

(ہ) دیانت داری، رازداری کے خلاف نہ ہو۔

۳- اے آئی پر موجود معلومات مشترکہ علمی سرمایہ ہے۔ اس سے استفادہ کرتے ہوئے علمی لیاقت کی ضرورت پڑتی ہے۔ ایسے میں اے آئی مثلاً Chat GPT سے تیار کردہ تحریر اور کتاب پر بہ حیثیت مرتب اپنا نام درج کرنے کی گنجائش ہے؛ نیز اگر کوئی اقتباس بعینہ اس سے نقل کیا گیا ہو تو اس کا حوالہ دینا اور ان معلومات کا حوالہ مذکور ہو تو ان کا تذکرہ کردینا ضروری ہے؛ البتہ اہل علم کو چاہئے کہ خاص طور پر دینی موضوعات پر لکھتے وقت صرف اس پر اعتماد نہ کریں بلکہ اصل مصادر سے رجوع کریں۔

۴- اذان صرف اعلان نہیں؛ بلکہ عبادت بھی ہے اور مشین عبادت کی اہل نہیں؛ اس لئے اذان کے لئے اے آئی کا استعمال جائز نہیں۔

۵- اے آئی کے ذریعہ فون پر ایک شخص کی اپنی آواز میں اس کی نہ کہی ہوئی بات بھی بولی جاسکتی ہے، اور اسی طرح آڈیو اور ویڈیو میں ایڈیٹنگ بھی کی جاسکتی ہے، لہٰذا فون کی آواز اور ویڈیو ریکارڈنگ کو قرینۂ ظنیہ کے طور پر مانا جائے گا اور اسی کے مطابق احکام مرتب ہوں گے۔

۶- اگر اساتذہ وعلمی کام کرنے والے اور ملازمت پیشہ افراد اے آئی سے استفادہ کرتے ہوئے اپنا فریضہ انجام دیں تو بھی اجرت کے مستحق ہوں گے؛ البتہ اگر اے آئی سے استفادہ نہ کرنے کی شرط لگادی گئی ہو تو اس سے اجتناب لازم ہوگا۔

☆☆☆

شرکاء کمیٹی

۱- مولانا صابر حسین ندوی (کنوینر)
۲- مفتی جمیل احمد نذیری
۳- مفتی شاہد علی قاسمی
۴- مفتی اسعد بن عبدالرزاق پالنپوری
۵- مفتی احمد نادر قاسمی
۶- مفتی محمد جمیل اختر جلیلی ندوی
۷- مولانا جمشید جوہر قاسمی
۸- مفتی عبدالاحد قاسمی
۹- مولانا ابرارالحق قاسمی
۱۰- قاضی محمد ریاض ارمان قاسمی
۱۱- مفتی عبدالباسط قاسمی

☆☆☆

تجاویز بابت:

خواتین کی ڈرائیونگ سے متعلق بعض مسائل

اسلام نے خواتین کوعزت واحترام کا مقام عطا کیا ہےاور تقسیم کار کے اصول کے مطابق بنیادی طور پر گھریلوامور کی ذمہ داری خواتین پراور بیرون خانہ کسب معاش وغیرہ کی ذمہ داری مردوں پر عائد کی ہے،اسی لئے شریعت کی نگاہ میں بلاضرورت خواتین کے لیے گھر سے باہر نکلنا پسندیدہ عمل نہیں ہے اور انہیں کسب معاش کے لئے مجبور کرنا بھی جائز نہیں ہے؛ لیکن خواتین کو بھی بعض مواقع پر مختلف ضروریات کے تحت گھر سے نکلنا اور سفر کرنا پڑتا ہے،ان پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے درج ذیل تجاویز منظور کی گئیں:

۱- حسب ضرورت خواتین کے لیے گھر سے نکلنا اور سفر کرنا درست ہے۔

۲- خواتین کے لیے جس طرح گھر سے باہر شرعی پردہ میں پیدل چلنا درست ہے اسی طرح شرعی حدود میں بوقت ضرورت اپنی گاڑی، اسکوٹی و کار چلانا بھی درست ہے۔

۳- اگر مسافت شرعی کی مقدار کا سفر ہو اور اسکوٹی اور کار میں عورت کا شوہر یا محرم بھی ساتھ ہو تو بوقت ضرورت خواتین کے لیے ڈرائیونگ کی گنجائش ہے۔

۴- اندیشۂ فتنہ، بے پردگی اور شرم وحیا کے خلاف ہونے کی وجہ سے اور سد ذرائع کو ملحوظ رکھتے ہوئے خواتین کے لیے پبلک ٹرانسپورٹ مثلاً بس، لاری، ٹرین، جہاز وغیرہ کی ڈرائیونگ ممنوع ہے، اسی طرح خواتین کے لیے ٹی ٹی اور کنڈ یکٹر کی ملازمت بھی ممنوع ہے۔

۵- اگر شرعی حدود و قیود کی رعایت ممکن ہو تو خواتین کے لیے ریلوے اور ہوائی جہاز کا ٹکٹ بنانے کی ملازمت کی گنجائش ہے ورنہ نہیں۔

☆☆☆

شرکاء کمیٹی

۱- مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی (کنوینر)

۲- مفتی فرید احمد کاوی

۳- ڈاکٹر سید اسرار الحق سبیلی

۴- مولانا محمد سلیم الدین قاسمی

۵- مولانا محمد شاکر نثار قاسمی مدنی

۶- مولانا محمد صبیح اختر قاسمی

۷- مفتی محمد زبیر ندوی

۸- مولانا محمد عمار مزمل قاسمی

۹- مفتی خالد حسین نیموی قاسمی

۱۰- مفتی امانت علی قاسمی

۱۱- مفتی سعید الرحمٰن قاسمی-ممبئی

۱۲- مفتی محمد سعید اسعد قاسمی-آسنسول

☆☆☆